تعارف و تبصرہ

مختصر تاریخ ادب عربی از۔ مقتدیٰ حسن ازہری

حصہ اول ، جاہلی دور، صفحات ۲۴۷، حصہ دوم، اسلامی دور، صفحات ۲۹۹۔ قیمت ۱۰ اور ۱۵ روپئے۔

ناشر: ادارۃ البحوث الاسلامیہ ، الجامعۃ الاسلامیہ ۔ بنارس

اردو زبان میں تاریخ ادب عربی کے موضوع پر مواد کی کمیابی بلکہ ندرت ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ جن عربی مدارس نے اس موضوع کو داخل نصاب کیا، انھوں نے جرجی زیدان کی 'تاریخ آداب اللغۃ العربیۃ' یا اس کا خلاصہ 'مختصر تاریخ آداب اللغۃ العربیۃ' از توفیق دیّاب' اور احمد حسن الزیات کی 'تاریخ الادب العربی' کو اس موضوع پر کافی سمجھا، حالانکہ یہ ادب کے وسیع مفہوم کو سامنے رکھتے ہوئے عربی اسلامی ثقافت و تہذیب کے نمائندہ علوم و فنون کے ایک اوسط درجہ کے جائزہ کی حیثیت رکھتی ہیں، یہی موضوع جب ہمارے کالج اور یونیورسٹیوں میں پہنچا تو اس موضوع پر مستشرقین کا انگلش میں تیار کیا ہوا مواد کافی سمجھا گیا، اور شاید ڈاکٹر زبید احمد کی اردو میں تاریخ ادب عربی کے سوا اور کوئی کوشش اس میدان میں نہیں کی گئی جو خود عرصے سے نا پید ہے۔

آخر کار اس اہم کام کا سہرا ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری اور پروفیسر عبدالحلیم ندوی کے سر بندھا تھا، ان کی کاوش کے نتیجہ میں ازہری صاحب کی زیر تبصرہ کتاب 'مختصر تاریخ ادب عربی' کے دو حصے جاہلی اور اسلامی دور پر، اور ندوی صاحب کی 'عربی ادب کی تاریخ' کی زمانۂ جاہلیت سے متعلق جلد اول (ترقی اردو بورڈ، نئی دہلی، ۱۹۷۹ء) منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ان دونوں فضلاء نے تخلیقی ادب کے ارتقاء کی تاریخ، اور ہر دور کی نمائندہ شخصیات کے تعارف اور ان کے ادبی ورثہ کو فنی و تنقیدی کسوٹی پر پرکھنے کو اپنا مطمح نظر بنایا ہے، ندوی صاحب نے اس موضوع پر انگریزی و عربی مواد کو سامنے رکھتے ہوئے آزادانہ طور پر مستقل کتاب لکھی ہے، جبکہ ازہری صاحب نے عصر حاضر کے فاضل مصری استاد ڈاکٹر شوقی ضیف کی 'تاریخ الادب العربی' کے سنہری سلسلہ کو نمونہ کے طور پر اپنے سامنے رکھا ہے۔

ازہری صاحب کی زیر تبصرہ کتاب کے حصہ اول میں جزیرہ نمائے عرب کی مختصر تاریخ، جاہلی زمانہ کا تعین، اس زمانہ کی معاشرتی، اقتصادی اور دینی حالت، عربی زبان اور اس کے مختلف لہجات کی تاریخ، جاہلی شاعری کی روایت و تدوین، اس کی خصوصیات، اس کے نمائندہ شعرا کا تعارف اور ان کے کلام کے نمونے درج ہیں، اور یہ حصہ اس دور کی نثر پر ختم ہوا ہے۔

حصہ دوم صدر اسلام اور اموی دور کی ادبی تاریخ، سیاسی سماجی حالت اور اصناف سخن پر اس حالت کے اثر اور نظم و نثر کی نمائندہ شخصیات کے تعارف کے علاوہ عربی زبان و ادب پر قرآن و حدیث کی تاثیر اور فن خطابت کے ارتقاء اور اس کے خصائص پر بھی مشتمل ہے۔

ازہری صاحب کی محنت قابل داد، ان کا انداز بیان صاف ستھرا ہے، امید کہ وہ جلد اس کام کو مکمل کر سکیں گے۔ جو نہ صرف عربی زبان و ادب کے طلبا کے لئے بلکہ عام اردو خواں طبقہ کے لئے بھی نفع بخش اور معلوماتی ہے، اور غالباً نفع عام ہی کے پیش نظر قیمت واجبی رکھی گئی ہے۔ کتابت و طباعت کا معیار مزید بہتر ہو سکتا ہے۔ (ڈاکٹر مسعود الرحمٰن خاں ندوی)